سوال

میں اپنی ایک قریبی رشتہ دار لڑکی سے چھ ماہ قبل عقد نکاح کیا، یہ علم میں رہے کہ میں کسی دوسرے ملک میں ملازمت کرتا ہوں، منگنی اور عقد نکاح یہ سب سفر کی حالت میں ہی ہوا، جب سے میرا عقد نکاح ہوا ہے بیوی میں بہت تبدیلی پیدا ہوچکی ہے اور وہ بہت ہی نحوست کرنے لگی ہے اور اسے شک ہے کہ میرے ساتھ اس کی زندگی سعادت مند نہیں رہے گی اور پھر مستقبل میں بھی وہ ایسا محسوس نہیں کرتی اس لیے وہ مجھ سے طلاق طلب کرنے لگی ہے، کیا میرے لیے اسے طلاق دینا جائز ہے؟ یہ علم میں رہے کہ وہ میرے لیے اہم قسم کے معاملات میں میری مخالفت کرتی ہے مثلا مکمل شرعی پردہ، اور مخلوط جگہ ملازمت کرتی ہے، میں اپنے دین کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں برائے مہربانی مجھے بتائیں میں کیا کروں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اصل میں طلاق مکروہ ہے؛ کیونکہ اس سے سسرالی رشتہ داری میں قطع رحمی ہوتی ہے، اور خاندان بکھر کر اولاد ضائع ہوجاتی ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

"اصل میں طلاق ممنوع ہے، بلکہ بقدر ضرورت مباح کی گئی ہے"

دیکھیں: مجموع الفتاوی (81/33).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اصل میں طلاق مکروہ ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ایلاء کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے:

اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں.

یعنی وہ قسم اٹھاتے ہیں کہ اپنی بیویوں سے چار ماہ تک مجامعت نہیں کرینگے پھر فرمایا:

اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے، اور اگر طلاق کا ہی قصد کرلیں تو اللہ تعالی سننے والا جاننا والا ہے البقرۃ (226-227).

اس میں کچھ دھمکی سی پائی جاتی ہے، لیکن واپس پلٹ آنے میں اللہ نے فرمایا: "یقینا اللہ بخشنے والا مہربان ہے" تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اللہ عزوجل کو طلاق پسند نہیں، اور اصل میں طلاق مکروہ ہے، اور واقعتا یہی ایسے ہی ہے

دیکھیں: الشرح الممتع (428/10).

لیکن جب لوگوں کی طبیعت اور ان کا اخلاق اور دین برابر نہیں وہ اس میں مختلف ہیں کسی کا زیادہ اور کسی کا کم ہے تو اللہ کی شریعت میں طلاق مشروع کرنا ضروری تھا، کیونکہ ہوسکتا ہے مرد کے قلت دین یا اس کے برے اخلاق یا پھر غلط طبیعت کی بنا پر عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ رہنا اذیت و تکلیف کا باعث ہو، اور اسی طرح یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی کا

بیوی کا اولاد کی تربیت کی صلاحیت نہ ہونے یا پھر اچھے طریقہ سے خاوند کا حق معاشرت ادانہ کرتی ہو تو ایسی بیوی کے ساتھ رہنے میں خاوند کو اذیت وتکلیف ہوسکتی ہے، چنانچہ یہاں طلاق کی مشروعیت حکمت وطبعیت کے موافق ٹھرتی ہے

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ طلاق کے بعد دونوں ہی کوئی ایسا اختیار کرلیں جس سے ان کی زندگی صحیح ہوجائے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ علیحدہ ہوجائیں تو عنقریب اللہ تعالی انہیں اپنی وسعت سے غنی کردیگا، اور اللہ سبحانہ وتعالی وسعت والا حکمت والا ہے النساء (130).

اس لیے طلاق دنیا کی انتہا نہیں، ہوسکتا ہے جب خاوند اور بیوی کی طبیعتوں میں نفرت تھی، اور سلوک واخلاق اور افعال میں موافقت نہ تھی تو اس میں طلاق ہی صحیح وسیلہ ہوسکتا ہے

اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے اور بیوی کے خاندان والوں سے عقل ودانش والے افراد کو درمیان میں لائیں تاکہ وہ آپ کی بیوی کے سلوک اور معاملات میں تغیر کو اسے سمجھا کر مطمئن کرسکیں، اور آپ سے وعدہ کرے کہ ازدواجی زندگی میں وہ آپ کے ساتھ صحیح رہے گی اور اس میں کوئی انحراف اور غلطی نہیں ہوگی

اور اسے بتایا جائے کہ اس طرح تو یہ شادی برقرار رکھی جاسکتی ہے، اگر تو وہ اسے قبول کرلے تو الحمد للہ، ہوسکتا ہے اللہ تعالی آپ کے مابین محبت والفت پیدا کردے اور آپ خیر وبھلائی پر اکٹھے اور جمع رہیں

ہم آپ کو یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ شادی سے قبل اسے کچھ عرصہ تک موقع دیں تاکہ آپ پتہ چل سکے کہ وہ آپ کے ساتھ زندگی بسر کرنے میں کتنی رغبت رکھتی ہے، پھر اسے اس کو نافذ کرنے میں بالفعل کتنی قدرت حاصل ہے

کیونکہ آپ نے اس کی متعلق جو کچھ بیان کیا ہے اس کی بنا پر ہمیں تو اس موافقت کی رغبت میں شک محسوس ہوتا ہے یا پھر اس کی قدرت پر شک ہے

اور اگر وہ قبول نہیں کرتی تو ہماری رائے یہی ہے کہ اسے طلاق دے دیں، اور رخصتی یا پھر اولاد ہوجانے کے بعد طلاق ہونے سے آپ کے لیے اور اس کے لیے بھی اب طلاق کا ہونا بہتر ہے، اگر وہ ایسا کرلیتی ہے اور طلاق ہوجاتی ہے تو آپ پر کوئی گناہ نہیں

کیونکہ یہاں آپ کے حق میں طلاق یا تو واجب ہوگی یا پھر مستحب اور خاص کر جب وہ مخلوط مکان پر ملازمت کرنے پر مصر ہو تو اسے طلاق دینے کے لیے یہی کافی ہے، اور اگر اس کے ساتھ اور معاملات بھی مل جائیں تو پھر کیسے ؟!

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

83721